نمبر ۱ جلد ۲

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — جو ہوگا ایکدن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر و پبلشر ایم قاسم علی

جلد ۲ | پیام بخشنیہ مورخہ ۱۳/۶ دسمبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۵-۴۶

سالانہ جلسہ کے متعلق اطلاعیں

(۱) ہمارا سالانہ جلسہ ۲۷ فتح ۲۹ دسمبر ۱۹۱۷ء دارالامان میں ہوگا

(۲) جلسہ کا اہتمام مثل سالگذشتہ علیحدہ ایک کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے سکرٹری صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب سلمہ الرحمن اور مہتمم جلسہ جن کی زیر نگرانی کل کام ہوگا حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب ایم اے ہیں۔

(۳) مہمانوں کے استقبال کے واسطے اسٹیشن بٹالہ پر کمیٹی استقبالیہ کے ممبر ۲۵ سے ۲۷ دسمبر تک حاضر رہینگے اس کمیٹی کے ہیڈ مرزا برکت علی صاحب ہونگے جو تمام آنے والے احباب کے سامان کو گڈوں کے ذریعہ اور مہمانوں کو یکہ وغیرہ کی سواری پر روانہ دارالامان کرینگے تاکہ ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

(۴) اسٹیشن بٹالہ پر یکہ و ٹمٹم کا نہایت کوشش سے انتظام کیا گیا ہے اور یہ انتظام میاں غفارا

و میاں عبدالرحمن صاحب کشمیری احمدیان کے سپرد ہے جو حتی الوسع ہر ایک مہمان کو سواری بہم پہنچائیں گے کوئی دوست بطور خود کسی یکہ وغیرہ سواری کا انتظام نہ کریں استقبالیہ کمیٹی کے ہیڈ مرزا برکت علی بیگ صاحب اور میاں غفارا صاحب کشمیری کو کہدیں جو اسٹیشن پر ہر گاڑی کے وقت موجود رہینگے وہ خود سواری کا اور سامان کا بندوبست کرینگے یکہ کا کرایہ ۲ اسرفی سواری اور ٹمٹم کا ۱ اسرفی سواری ہے۔ یہ کرایہ یکہ کا تین سواری تک اور ٹمٹم کا چار سواری تک ہے اگر یکہ پر چار سواری ہوں تو فی سواری ۱۰ اسر اور اگر ٹمٹم پر پانچ سواری ہوں تو فی سواری ۲ اسر دینا ہوگا کہ یہ جلسہ کمیٹی نے مقرر کر دیا ہے اس سے زیادہ کوئی کرایہ نہ دیا جاوے ورنہ انتظام میں خلل پڑیگا۔

(۵) تمام احباب اپنے بستروں اور ٹرنکوں وغیرہ سامان پر خوشخط چٹیں لکھکر لگا لائیں جس پر نام مالک وسکونت ضرور ہو تاکہ بٹالہ پہنچکر چٹیں لکھوانے میں دیر نہ ہو سو پہلے سے مکمل کر لائیں۔

(۶) قادیان پہنچکر مہمان دو جگہ مقیم ہونگے اندرون قصبہ احمدیہ سکول میں اور بیرون قصبہ ہائی سکول وغیرہ بلڈنگس میں ہر دو جگہ مہمانوں کی سہولیت کے واسطے انکوائری آفس قائم کر دیئے ہیں۔

ان دفتروں میں سے ہر ایک ایسے امور جنکی واقفیت نہ ہو ایام جلسہ میں ہر مہمان کو دریافت کرنے پر بتلائے جائینگے۔

(۷) منتظم مکانات قصبہ کے اندر ماسٹر عبدالعزیز صاحب اور بیرون قصبہ ماسٹر یٰسین خان صاحب مقرر ہوئے ہیں ہر ایک مہمان قادیان پہنچکر ان سے اپنی جا و مقام کا پتہ پوچھ لیں

(۸) دو انسپکٹر ایام جلسہ کے واسطے اس غرض کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو ہر ایک کمرہ مہمانان میں جاکر دریافت کرتے رہینگے کہ کسی قسم کی تکلیف کہانا پانی روشنی کی تو نہیں اگر کوئی تکلیف کسی دوست کو ہو تو وہ فوراً بلا تکلیف

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی مطبوعہ ۱۹۱۷ء میں ایم قاسم کے ذریعہ چھپکر شائع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاضی لم یَبِق صاحب

نمبر ۲

قاضی لم یَبِق صاحب کے نام کے متعلق دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے مجھ سے چاہا گیا ہے کہ تمام خاندان رطل بقیت سے انٹرویوس کرایا جائے بہت اچھا بندہ حاضر ہے

آج صبح سویرے منہ اندھیرے خاکسار کو کے جانان کی طرف جا رہا تھا جو ناگہاں کہر میں ایک متحرک ہستی میری طرف بڑھتی نظر آئی غور سے دیکھا تو معلوم ہوا قاضی لم یَبِق صاحب کنوئیں سے تازہ چلم بھر کر امام مجبل خان بناتے اپنے ایک ہمراہی کو شرف مکالمہ بخشتے تشریف لا رہے ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ مرزائی میری چلم پر اعتراض کرتے ہیں اب تو انہی کے ایک ڈاکٹر کتاب لکھکر چسپاوادی ہے کہ تمباکو مثل یرقان (یہ ملیریا کی مٹی پلید فرمائی رادی) کا حکمی علاج ہے مجھ پر کسر منہ سے اعتراض کرینگے لاتے ہیں آپ بہت قریب آگئے اور خاکسار جو پہلے ہی سے مشغول استفادہ تھا صحیح وسلامت یہ شعر پڑھتے ہوئے پاس سے گزر گیا۔ ؎

قاضی لم یَبِق جو ہے وہ بھی ہی ایک مجبی ہے
قابل دید اسکی شکل لائق داد اسکی نے

خدا نے کوئی چیز بے فائدہ نہیں بنائی انکی چمدا آنکھیں میرے کام آگئیں ورنہ خوف تھا کہ مجھی سے نہ الجھ پڑیں دو قدم آگے بڑھا تھا جو کیا دیکھتا ہوں آم کے پیڑ کے پاس آپکے بڑے بھائی کھڑے ہیں اور ایک چوکور ترا سنبھال رہے ہیں ایک بے تکلف دیہاتی دوست پوچھتا ہے کتنے پر خریدا ہے فرماتے ہیں صبح صبح پیسے پیسے دو کے باغ سے توڑ لایا ہوں کافر کا مال حلال ہے نیز حدیث شریف میں آیا ہے مسئلۃ الیسر فحط بیر بار جائز ہے۔

ناظرین سے مخفی نہ رہے کہ آپکے دادا صاحب اچھے عالم فاضل تھے کسی کو فقہ کی کتاب پڑھاتے ہوئے بچپن میں ان سے یہ فقرہ سن لیا تھا جو کنوئیں کے پانی کے متعلق ہے آپنے اول تو اسے حدیث جانا پھر بیر کے معنے بیر کر لئے اور چکوترے کو بیر کے حکم میں بنا دیا خیر سے آپ چنگی میں ملازم ہیں لیکن میدان خالی دیکھکر کبھی کبھی مسجد میں امامت صلوٰۃ بھی کرا دیتے ہیں اور جمعہ تو بالالتزام پڑھاتے ہیں خطبہ میں کیا ہوتا ہے؟ فلسفہ منطق صرف ونحو معانی بیان سوائے اسلام کے سبھی کچھ ہوتا ہے آپ حنفی ہیں مگر سازو باز اہلحدیث سے رکھتے ہیں اسلئے کوئی پرانا خطبہ نہیں پڑھتے بلکہ ہر جمعہ خود ساختہ ہوتا ہے دو چار واقعے نمونے کے طور پر عرض کر دیتا ہوں ایک روز آپ دیکھے گئے کہ ایک ترازو اور دو کچی اینٹیں اٹھائے مسجد کی طرف بھاگے جا رہے ہیں حیرت ہوئی کہیں دماغ تو نہیں چل گیا اتنے میں ایک اینٹ گر کر ٹوٹ گئی ڈیڑھ اینٹ لئے مسجد میں جا پہنچے اور جاتے ہی ایک رسی لیکر شہتیر سے ترازو لٹکا دی اور وہ اینٹیں ایک پلڑے میں ڈال دیں اور فرمایا ہے کوئی مرزائی جو میرے سامنے آئے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کا درجہ زمین میں مدفون ہونے سے گھٹتا ہے اور حضرت عیسےٰ کا اوپر جانے سے بڑھتا ہے دیکھو جس پلڑے میں کچھ ہو وہ تو نیچے ہی گیا اور جو خالی ہے وہ اوپر ہے معراج ہمارا اور خدا تعالےٰ کے اوپر ہونے پر کچھ بیان فرمانا چاہتے تھے جو رسی ٹوٹ گئی اور ترازو گر پڑا۔ ادھر سے ایک لڑکا آگیا کہ ابا جی انسکٹر آگیا اسلئے آپ خطبہ کو نامکمل چھوڑ کر دوڑے اور نماز وغیرہ بھول گئے۔

ایک دوسرے موقعہ کا ذکر ہے کہ آپنے پڑھا یوسئل تحدث اخبارھا اور اسکے معنے بیان فرمائے۔ کہ یہ پیشگوئی ہے اس زمانہ کی جب اخبار نہیں بلکہ اخبار ہا ہو جائینگے اور اسکے بعد ایک روزنامہ اخبار کھول خبریں سنانی شروع کر دیں جس سے سامعین بہت محظوظ ہوئے کہ لمبا خطبہ آج ہی کا تھا۔

ابوالوفا رمولوی ثناء اللہ کی طرز پر بسورتے ہوئے آپ حاضرین کو متاثر کرنے کے لئے قیامت کے متعلق کوئی آیت ہی پڑھ دیتے ہیں ایک روز یوم یکون الناس کالفراش المبثوث پڑھ کر اسکے معنے کئے جس روز آدمی ہو جائینگے مثل فرشوں بچھے ہوؤں کی۔ اور یہ بتانا تو میں بھول ہی گیا کہ آپ عربی میں مباحثہ کا چیلنج دینے کے لئے عربی زبان کی مشق بھی اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ آپ نے ایک روز اسے کہنا تھا کہ ذرا بلند آواز سے بولو اسکی عربی بنانے کی فکر ہوئی ان انکر الاصوات لصوت الحمیر سنا ہوا تھا اسلئے بھائی کو ارشاد کیا قل مثل صوت الحمیر

غرض آپ کی کس کس بات کو یاد کیجئے خطبہ کے لئے اور کچھ نہ ملے تو یوں کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی ایک آیت پڑھ لی اور کہا کہ جانتے ہو واؤ کتنے قسم کی ہے ۷۰ قسم ہے اتنی فرصت کہاں کہ سب بیان کروں یہاں قسم کے لئے ہے اور پھر دہلی کے حسن نظامی کا کوئی مضمون توپ کی قسم یا صندوق کی قسم یا کوئی اور مضمون نظام المشائخ سے اس قبیل کا پڑھکر سنا دیتے ہیں خطبہ ہو گیا یہ تاکید بھی کرتے ہیں کہ علماء کی زیارت ضرور کرنی چاہئے قرآن مجید میں آیا ہے شیطاناً مریداً پھر شیطان بھی تمہارا مرید ہو جائیگا۔ غرض ایں خانہ تمام آفتاب است آپ، ایک مجلس میلاد کے موسس بھی ہیں جس کے مسئلہ صدارت پر کبھی روشنی ڈالینگے۔

خوفناک حادثہ

لندن ۷ دسمبر نیویارک شہر میں فلیفکس واقع نووا سکوشیا کو آگ لگ گئی آگ لگنے کا باعث یہ ہوا کہ دو جہاز آپس میں ٹکرا گئے جن میں سے ایک امریکن جہاز تھا اور اس میں گولی بارود کا سامان کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وہاں کا اس بلا کا تھا متصادم جہاز تو سارا عملہ مارا گیا سینکڑوں عمارات کا نقصان ہوا اور برباد ہو گئیں اور ہیلیفکس کا سلسلہ بدقتی زیر آب منقطع الاستخبار ہو گیا۔ شہر کا آدھا حصہ برباد ہو گیا اور گلیاں لاشوں سے پٹی پڑی ہیں ہسپتال زخمیوں سے ایسے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں کہ بہت سے مجروحین مرہم پٹی کے بغیر واپس چلنے پر مجبور ہیں۔ مالی نقصان کا اندازہ کروڑ یا ڈالر کیا گیا ہے۔

تصادم نے ساڑھے میل کی فاصلہ کی کھڑکیوں کو توڑ ڈالا تار رسان کارکن جو چار میل کے فاصلے پر تھے۔ مر گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۶/۱۳ دسمبر ۱۹۱۷ء

قادیان کا مقبرہ بہشتی

اور

مولوی عبداللہ صاحب عمادی

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہم حق پر ہیں اور حق کے متبع والحق احق بتبع۔ ہمارے اہل حق میں سے ہونے کے ان بیشمار دلائل سے جو ہم رکھتے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ عنید سے عنید دشمن بھی جب ہم پر اعتراض کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی ایسی بات نہیں ملتی جس پر وہ از روئے کتاب و سنت اعتراض کر سکے پس معترض مجبور ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک الزام گھڑ کر ہمارے سر تھوپے اور پھر اس پر زبان اعتراض کھولے کم از کم مجھے مولوی عبداللہ صاحب عمادی سے یہ امید نہ تھی کیونکہ آپ ایک لائق ادیب اور قابل انشاء پرداز ہیں۔ اور اخبار نویسی کے اہم فرائض سے آگاہ۔ آپ مقبرہ بہشتی کے متعلق حسب ذیل تحریر ستارہ صبح ۵ دسمبر میں شائع کرتے ہیں۔ (۱)

ناظرین کرام کو معلوم ہو جانا چاہیئے کہ مرزا غلام احمد صاحب بدیۃ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً کے جنۃ البقیع کی لفظی رعایت کو پیش نظر رکھکر اصلی معنوں میں ایک قبرستان قادیان میں تیار کیا تھا جس کی مقدس خاک کا یہ اثر ہے کہ ہر وہ شخص جس کی لاش اسکے سپرد ہو جنازہ و مزا کے اسلامی گورکھ دھندے میں الجھے بغیر سیدھا جنۃ الماوٰی میں پہنچ جاتا ہے اور اس پر دوزخ کی آگ تحریم ہو جاتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ ایسے شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال و املاک کی ایک حصہ مخصوص مسمیٰ بان اعنی جنت فروشان دارالامان کے حوالہ کر دیا ہو۔ اس منت میز زائیہ پر ابتک برابر عمل ہو رہا ہے اور کوئی شخص جسے قادیانیت سے بہرہ وافی ملا ہو۔ اپنی جائداد کا ایک جزو جنت نشان جناب مرزا صاحب علیہ الرحمۃ کو پوچکر سیدھا متکئین علی الارائک میں داخل ہو سکتا ہے اور اسکے اگلے پچھلے تمام گناہ نامہ اعمال سے حرف غلط کی طرح مٹ سکتے ہیں اور مٹ سکتے ہیں کیا معنی مٹ ہی جاتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔" (۲)

"قرآن مجید ڈنکے کی چوٹ پکار کر کہہ رہا ہے کہ جنت صرف انہیں لوگوں کے حصہ میں آسکتی ہے جن کے ایمان راسخ اور اعمال صالح ہوں۔ چاندی کی چند ٹکلیوں کے بدلہ میں حیات ابدی و راحت سرمدی خریدی نہیں جا سکتی۔"

جن الفاظ میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مولوی صاحب نے یاد کیا ہے ان سے قطع نظر کرتے ہوئے میں رسالہ الوصیۃ (جسمیں بہشتی مقبرہ کی بنیاد رکھی گئی ہے) کے مندرجہ ذیل اقتباس منصف مزاج غیر احمدی اصحاب سے پڑھنے کی سفارش کرتا ہوں۔

(۱)

"تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔"

(۲) ہر ایک صالح جو اسکی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔" (الوصیۃ ص۱۹) (۲)

"واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ انکو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنے جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہوں ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔" (ص۲)

(۳)

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے اور انسان کا اسمیں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اسمیں دفن کیا جائیگا۔" (الوصیۃ ص۲)

(۴)

"یاد رہے کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا دسواں حصہ دیا جاوے۔ بلکہ ضروری ہوگا کہ ایسا وصیت کرنیوالا جہانتک اسکے لئے ممکن ہے پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنیوالا ہو اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا ہو اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔" (الوصیۃ ص۲۳)

(۵)

"ایسا گمان کرکیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جاوے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے کسقدر دور از حقیقت ہے اگر یہی رہا ہو تو خدا تعالےٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنا ڈالی وہ ہر ایک زمانہ میں جانچتا رہا ہے کہ خبیث اور طیب میں فرق کر کے دکھلاوے اسلئے اس نے اب بھی ایسا ہی کیا خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جب کہ یہی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کی مشورہ نہ لے جبتک کہ پہلے نذرانہ داخل نہ کرے پس اسمیں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اسوقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائینگے اور ثابت ہو جائیگا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔" (الوصیت ص۲)

(۶)

"میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔"

ان چھ فقروں کو پڑھو۔ اور پھر عمادی صاحب کے اعتراضوں کو دیکھو کہ آیا اس صراحت کی موجودگی میں ان کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ نیک نیتی سے کئے گئے ہیں۔

تصوف کے نام سے
الحاد پھیلانیکی کوشش

مشرکانہ مذہب صرف ہندوستان میں پایا جاتا ہے جب ملحد مرشد کسی کو مرید بناتا ہے تو اسکے تالو کے چند بال تین ضرب میں مقراض سے تراشتا ہے اور قرآن شریف کی یہ آیت پڑھتا ہے محلقین رؤسکم ومقصرین بعدہٗ وہ مرید غسل کر کے کپڑے پہنکر شیرینی اور پھولوں کے ہار لیکر آتا ہے تو مرشد مشرق رُخ ہو کر بیٹھتا ہے اور مرید کو اپنے روبرو قبلہ رُخ کر کے دوزانو بٹھاتا ہے اور مرید سے پوچھتا ہے کہ تم میرے طریق پر ایمان لائے تو وہ جواب دیتا ہے کہ لایا پھر پوچھتا ہے کہ کیا مجھ پر ایمان لائے؟ تو وہ کہتا ہے کہ ہاں آپ پر بھی ایمان لایا پھر ایک مصری کی ڈلی ہاتھ میں لے کر اپنی ہتھیلی اور مرید کی ہتھیلی میں رکھکر مصافحہ کے طور پر ہاتھ ملائے ہوئے قرآن شریف کی یہ آیت مرید کو پڑھاتا ہے۔ ان الذین یبایعونک اور اسکے بعد بعض مرشد مرید کو یہ پڑھاتے ہیں ؎ پنجہ بر پنجہ خدا دارم من چہ پروائے مصطفےٰ دارم (نعوذ باللہ من ذلک)

اصل ہدایت یہ دیتے ہیں کہ از ابتدا تا انتہا مرشد کے چہرہ کو خوب دیکھتے رہو اور نظریں خوب جما لو۔ شکر پانی میں گھولی ہوئی ایک پیالہ میں بھر وا کر پہلے کسیقدر خود پیتے ہیں پھر مرید کو کھڑا کر دیتے ہیں اور مرید سے یہ پڑھواتے ہیں سقاھم ربھم شرابا طھورا اور ایک سانس سے مرید سے پلواتے ہیں اور مرید سے یہ پڑھا کر سجدہ لیتے ہیں سیما ھم فی وجوھھم من اثر السجود بعدہٗ شیرینی پر فاتحہ دیتے ہیں اور خواہ مرید ہو یا مریدنی اسکے ہاتھ سے ہار پہنتے ہیں اور مرشد اپنی ہاتھ سے تھوڑی شیرینی مرید یا مریدنی کے منہ میں ڈالتا ہے اور نذرانہ لیکر رخصت کر دیتا ہے مرید پھر تین روز کے بعد علی الصباح گوشت پرانٹھے بریانی لیکر آتا ہے مرشد کو سجدہ کرتا ہے اور وہ کھانا سامنے رکھ دیتا ہے مرشد فاتحہ دیکر کھا لیتا ہے بچا ہوا اپنے گھر میں روانہ کر دیتا ہے تھوڑا سا اپنا پس خوردہ مرید کو دیتا ہے وہ مرید اسکو بوسہ دیتا ہے اور سر پر رکھتا ہے بعدہٗ اپنے واپس لیجانے کے برتنوں میں رکھ لیتا ہے پھر مرشد مرید کو شجرہ دیتا ہے اور کلمہ کا ذکر ہمیشہ کرنے کو کہتا ہے اور مرشد کا چہرہ نظروں میں جما کر مرشد کا تصور رکھکر ذکر کرنے کی ہدایت دیتا ہے اور ذکر میں کلمہ اول صرف لا الٰہ الا اللہ بتلاتا ہے اور جب مرشد سے ملے تو سجدہ کرنے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور سمجھاتا ہے مرشد ہی خدا کی ذات ہے (لاحول ولا قوۃ) اور مریدنی ہو تو اسکو ایک سفید ململ کی اوڑھنی دیتا ہے جو ساڑھے تین ماتھہ کی ہوتی ہے۔ جس پر زعفران اور سیاہی سے کلمہ اور مرشد اور مریدنی کا نام ہوتا ہے اور جسے مرنیکے بعد کفن میں شریک کرنے کی ہدایت دیتا ہے اور ذکر کی نسبت وہی ہدایت متذکرہ بالا دیکر رخصت کر دیتا ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

فقیر بنانے کا طریق

اول جمیع فقرا کو دعوت ایک روز پیشتر ہوتی ہے۔ اور ان کے لئے نمبا کو۔ گڑ اکو۔ گانجہ افیون چرس اور بعض جا شراب سیندی مہیا کرنے پڑتے ہیں، اور کھانیکے تمام اشیاء معہ لکڑی و برتن وغیرہ اور اس کے اوپر کچھ نذرانہ سوا روپے سے کم نہیں ہوتا اور زیادہ تو جتنا بھی ہو تھوڑا ہے جمع فقرا میں سب سے بڑا کر افسر صدر سرگروہ ہوتا ہے جس کی حکومت فقرا و مشائخین ہر طریق و مریدین ہر ملت پر ہوتی ہے اور اسکے فیصلہ کی اپیل نہیں ہوتی ہے اور یہ سب کو جرم ہونے پر سزا دیتا ہے اگر فیصلہ کا مرافعہ ہو تو ارکان کے سرگروہ کے پیش کرنا چاہئے ارکان کا سرگروہ مجرد ہوتا ہے اور وہ کئی منڈل پر ایک ہوتا ہے اور یہ سرگروہ چند فقرا کے ہمراہ اپنی معینہ منڈلوں میں عرس کرتا اور منڈل کے فقرا و سرگروہ کے فیصلے جانچتے پھرتا ہے جس کا درجہ سب سے بڑا ہوتا ہے اور اسکے ہمیشہ صدر سرگروہ عیالدار مقیم رہتا ہے اور ارکان کا سرگروہ مجرد اور پھرتا ہوا رہتا ہے اور ایک سرگروہ منڈل کا ہوتا ہے وہ بھی عیالدار اطفالدار رکھ اپنے منڈل میں مقیم رہتا ہے اور اسکے فیصلہ کا مرافعہ صدر گروہ و یا ارکان کے سرگروہ کے اجلاس میں ہوتا ہے منڈل کی حیثیت ایک ضلع جیسی ہوتی ہے اور صدر منڈل کی حیثیت ایک پریذیڈنسی جیسی ہوتی ہے

ہر سرگروہ کے ماتحت ایک بھنڈاری ہوتا ہے جس کی حیثیت خزانچی جیسی ہوتی ہے اور ایک کوتوال ہوتا ہے اور ایک اذنی ہوتا ہے اور ایک آبکاری ہوتا ہے اور ایک غرمانوا ہوتا ہے جیسے بگلچی وغیرہ سب ملکر ایک جمع اللہ مانی جاتی ہے اور یہ تمام سجادہ صدر الصدور کے ماتحت ہوتے ہیں سجادہ صدر الصدور کی حیثیت بادشاہی جیسی ہوتی ہے اور اسکے کم درجہ میں صرف سجادہ ہوتا ہے اور اس سے کم درجہ میں مشائخ اور مشائخ سے کم درجہ خلیفہ ہوتا ہے اور خلیفہ نہ مانا جاتا ہے جو غیر خاندان سے مرید ہو کر خلافت لیوے اور جو مشائخی خاندان سے خلافت لے وہ مشائخ ہی مانا جاتا ہے

غرض جو فقیر ہونا چاہے وہ علی الصباح جمع اللہ اسکو مرشد کے نزدیک لیجاتی ہے اور مرشد بموجب متذکرہ بالا معترض سے اسکے نالو کے بال تین ضرب سے تراشتا ہے بعدہ اسکو جمع اللہ واپس تکیہ یا علیحدہ مقام پر لاتی ہے اور ایک فقیر پہرہ پر قائم ہو جاتا ہے اور کوتوال ہر مقام کے بال تراشتے وقت ایک کتاب دیکھکر متفرق آیتیں پڑھتا ہے جس کا ذکر اس مختصر میں موجب طوالت ہوگا انشاء اللہ پھر کبھی ذکر کیا جائیگا

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن
فی
رمضان

(نوشتہ آکمل)

۴۷۲ - ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ - پہلے قوموں کو الگ الگ شریعت دیا جانا ظاہر کرتا ہے کہ اس اکمل شریعت کا وقت ابھی نہیں آیا۔ اگر پہلے ہی شریعت کامل ہوتی تو تم سب کو امۃ واحدۃ بنا دیتا (۲) یہودی کہتے ہیں ہم اسی پر چل رہے ہیں جس پر خدا چلا رہا ہے فرمایا جبر کرنا ہوتا تو سب کو ایک مذہب پر کر دیتا۔ غرض باتیں بنانے کا وقت نہیں الخیرات بتا دی گئیں ایکدوسرے سے اسمیں بڑھو۔

بارھواں رکوع

۴۷۳ - اذلۃ علی المومنین - چونکہ ایسے مرتدوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ وہ اپنوں پر کفر کے فتوے دیتے اور غیروں سے میل جول اسلئے ان کے مقابلہ میں ایسی جماعت کا وعدہ کیا جو مومنوں سے محبت کے تعلقات رکھیں اور کافروں سے قطع کے۔ غیر مبایعین کا یہی حال ہے کہ وہ ہمارا مقابلہ کرتے ہیں اور غیروں سے ملنے کی کوشش میں ہیں۔

تیرھواں رکوع

۴۷۴ - والکفار اولیاء - اہل کتاب بھی کافر ہیں مگر ان کے مقابل میں مشرک تھے اسلئے ان کو واضح طور سے کفار کہا۔

۴۷۵ - ھل تنقمون منا - طعن کرتے ہو جس اعمالی کی وجہ سے نفرت کرتے ہو وہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔

۴۷۶ - واذا جاءوکم - اس سے ظاہر ہے کہ وہ درحقیقت بندر و خنزیر نہیں بنے تھے۔

۴۷۷ - ینفق کیف یشاء - خدا کے خرچ کرنے کا یہ بھی طریق ہے کہ دوسرے کو دے کر کہتا ہے کہ تم خرچ کرو۔

۴۷۸ - من فوقھم - بارش - وحی

۴۷۹ - من تحت ارجلھم - پیداوار - سلطنت یعنی تورات و انجیل پر عمل کرنے والوں سے وعدہ ہے — سب برکات سے حصہ پاتے مگر برکات سے حصہ نہ پانا ثابت کرتا ہے کہ اس تورات و انجیل پر جو خدا سے آئی ان کا عمل نہیں بلکہ کوئی محرف و مبدل ہے۔ دوم اقاموا کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر یہ محرف و مبدل نہ کرتے تو ہم ان کو برکات سے حصہ دیتے۔

۴۵ منٹ ۴ - ۶ بجے ختم ہوا

۱۰ جولائی ۱۹۱۶ء

چودھواں رکوع

۴۸۰ - بلغ ما انزل الیک - جب تک انسان اپنے نفس پر موت وارد نہ کرے تبلیغ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ مبلغ تمام دنیا سے دشمنی مول لیتا ہے (ب) ما انزل الیک سب کا سب قرآن اگر اسمیں سے ایک حصہ بھی نہ پہنچایا تو کچھ بھی نہ پہنچایا۔

سوال یہ سورۃ مدنی ہے پس جب عرصہ تک تبلیغ ہو چکی تھی پھر نبی کریم سے کہنا کہ بلغ ما انزل الیک کیا معنے رکھتا ہے

جواب - گو مخاطب نبی کریم ہوں مگر تمام مسلمانوں کو متنبہ کیا جن کے لئے مدینہ میں بہت مشکلات تھیں علی الخصوص گروہ منافقان بلغ ما انزل الیک اسی وقت کے مناسب حال تھا

سوال - حضرت مسیح موعود نے بعض الہام کیوں شائع نہ کئے

جواب - کئی وحیان رسول اللہ نے بھی عام نہیں کیں بعض خاص لوگوں نے ذکر کیا احادیث میں کئی مثالیں ملتی ہیں (ب) جو وحیان عامۃ الناس کی ہدایت کے متعلق ہوں ان کو نہیں چھپایا

۴۸۳ - واللہ یعصمک من الناس - نبی کریم کے لئے تو اسکے یہ معنے ہیں کہ کوئی قتل نہ کر سکے گا اور مومنوں کے لئے یہ کہ بلحاظ جماعت کے ان کو کوئی تباہ نہ کر سکیگا گو کوئی فرد شہید ہو جائے۔

۴۸۴ - لستم علی شیء - سوال پہلے لیست النصاریٰ علی شیء کہنے والوں کو ڈانٹا اب خود فرمایا **جواب** یہاں شرط موجود ہے (ب) حتی تقیموا التورۃ سے مراد یہ ہے کہ ان پیشگوئیوں پر ایمان لاتے جو نبی کریم کے ظہور سے پوری ہوئیں (ج) طغیانا و کفرا - محض نبی کریم کی عداوت کی وجہ سے اپنی کتابوں کا بھی انکار کرنے لگے (د) ترتیب قرآنی سے ظاہر ہے کہ کوئی تورات کو قائم کرے تو انجیل کو مانے گا۔ اور جو ان دونوں پر قائم ہو۔ وہ ضرور قرآن مجید پر بھی ایمان لائیگا

۴۸۵ - حسبوا ان لا تکون فتنۃ - بعض وقت انسان ایک بات معمولی سمجھتا ہے مگر اس کا نتیجہ بڑا ہوتا ہے پس ہمیشہ اپنی زبان کو محفوظ رکھو۔ (ہ) ان اللہ ثالث ثلثۃ - عیسائیوں کے جو گروہ ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جو خدا کو ایک مانتے ہیں اور مسیح بن مریم اور خدا کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔ مسیح کو ایک صفت سمجھتے ہیں ان کی تردید میں آیا۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم - آجکل یہ فرقہ زیادہ ہے یہ قرآن کی صداقت کی علامت ہے کہ اس فرقہ کا پہلے ذکر کیا جو رسول اللہ کے وقت میں زور پر نہ تھا ہاں اس آخری زمانہ میں زور پر ہے۔ ایک گروہ تین اقنوم مانتا ہے

۴۸۶ - ما لا یملک لکم ضراً - متی باب ۲۴ اعمال آیت ۷ مرقس باب ۱۲ آیت ۲۴ - اقرار کیا ہے کہ میں نفع و ضرر کا مختار نہیں

پندرھواں رکوع

۴۸۷ - لا تغلوا - غلو کا نام ہی غیر الحق رکھا ہے یہ نہیں کہ حق ہو - تو غلو کر لو۔

۴۸۸ - اقربھم مودۃ - بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہود و مشرک نرم ہیں مگر یہ غلط ہے وجہ یہ کہ ان کے پاس حکومت نہیں ورنہ ان کی اصلیت ظاہر ہو جائے - پھر یہی جہاں یہ ذرا بھی قوت پاتے ہیں - تو مسلمان نصاریٰ ہی کی امداد پاتے ہیں (ب) حق کے طالب خدا سے ڈرنے والے - قسیسین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتواں پارہ شروع ہوا

۴۸۹ - واذا سمعوا نبی کریم صلعم کے عہد میں نجاشی کے متعلق یہی واقعہ ہوا۔ (ختم ۱۵-۵۰)

رکوع دوم

شروع ۶ بجے

۴۹۰ - فھل انتم منتھون - کیا تم نماز و ذکر اللہ کو چھوڑ دو گے ہرگز نہیں دوسرے معنے عام ہیں۔

۴۹۱ - فیما طعموا - حلال رزق سے کھالیں اور اسمیں تقویٰ مدنظر ہو پھر تقویٰ کے تین مرتبے بیان فرمائے۔ پہلا درجہ صبر کہاتا ہے اور اسمیں حرام کو ترک کرتا ہے۔ دوسرا درجہ شکر۔ تیسرا درجہ احسان

تیسرا رکوع

۴۹۲ - ذالک لتعلموا ہمیشہ کعبہ قیاماً للناس ہیگا اور یہ پیشگوئی اب تک پوری ہو رہی ہے اور سوا خدا کے کون ایسی چیز دے سکتا ہے

چوتھا رکوع

۴۹۳ - حلیم - علم والا - دانا سوال ہو سکتا ہے کہ نہ پوچھینگے تو نہ بتائی جائے گی تو کیا اس سے شریعت ناقص نہ رہے گی اور اگر صرف سوال کی وجہ سے حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دیا جائے گا تو یہ انصاف و عدل کے خلاف ہے۔ **جواب** - شریعت کے دو قسم کے احکام ہیں۔ **اصول شریعت** جو خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے یا انکار بھی کرے تو بھی بتائے جائینگے ایسے ہی حلال و حرام یہ نہ ہوگا کہ مباح صرف سوال کی وجہ سے حرام کر دیا جائے۔ **فروع شریعت** - ایک حصہ اسکا اجتہاد پر چھوڑ دیا ہے تاکہ امت محمدیہ کے علماء ثواب پائیں نرے نقال ہی نہ رہیں۔ ہر ایک شخص اپنے حالات کے مطابق عمل کر لیتا ہے۔ دین سے ملال نہیں پیدا ہوتا۔ بلکہ اسمیں تحقیقات کا شوق ہوتا ہے عقلیں تیز ہوتی ہیں خدا سے پوچھوگے تو وہ بہتر کو بتا دیگا مگر اس سے بہتریں فوائد سے محروم رہ جاؤگے جو اجتہاد سے پیدا ہونے والے ہیں آمین بالجہر و رفع یدین کرنے والے مقرب بارگاہ صمدی ہوئے اور نہ کرنے والے بھی ہوئے کیونکہ ان باتوں کو روحانیت سے خاص تعلق نہیں ہوتا۔

۴۹۴ - علیکم انفسکم - یہ معنے نہیں نہیں اپنی جان کی فکر چاہیئے کوئی گمراہ ہو تو ہو - اس پر کہا جاتا ہے کہ جب ہدایت سے فائدہ نہ ہو تو اسوقت کے لئے یہ حکم ہے یہ بھی صحیح ہے مگر میرے نزدیک اسکے یہ معنے ہیں کہ پہلے تم اپنی اصلاح کر لو اور دوسروں کی گمراہی کے خیال سے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال لو۔ مثلاً بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ تاکہ وہ ہمیں غیر نہ سمجھیں اور ہماری باتیں توجہ سے سنیں اگر ہم ایسا کریں تو ان کے احمدی ہونے سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ ہم ایک گناہ کے مرتکب ہو کر غیر احمدی بن گئے اسی طرح ولایت کے متعلق بعض مشکلیں تبلیغ کی بنا کر بعض ناجائز امور کو جائز کرنیکا فتویٰ پوچھا جاتا ہے فرمایا اپنے آپ کو حق پر قائم کرو۔ اس سے کوئی گمراہ ہوتا ہے تو ہو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔

۴۹۵ - اثنان - ان دونوں نے جو گواہ تھے مستحق ہونے گناہ کے پس دو اور شخص گواہ ہوں۔ ان دونوں کی جگہ کھڑے ہونے والے کون ہوں وہ دو

۱۱ر جولائی ۱۹۱۷ء

۲۰ر رمضان المبارک

شروع ۳½ بجے

پانچواں رکوع

۴۹۶ - قالوا لا علم لنا - اللہ تعالےٰ کی تہری تجلی کی وجہ سے محفوظ الفاظ بولینگے کہ ہمیں ان کے دل کا کیا حال معلوم خوف الٰہی کی وجہ سے کہ ایسا نہ ہو ذرا بھی غلطی ہو جائے تو مؤاخذہ ہو پس وہ از راہ احتیاط کامل لا علم لنا جواب دینگے۔

۴۹۷ - فی المھد وکھلاً - فی المھد نیک کلام کرنے سے والدہ کی نیکی ظاہر ہوتی ہے۔ اور کہلا سے ان کی اپنی۔

(ب) خدا تعالےٰ کے حضور گواہی کی وہ غرض نہیں جو ایک مجسٹریٹ کے روبرو ہوتی ہے خدا کو ہی معلوم ہے بلکہ صرف مجرمین کو ذلیل و رسوا کرنا اور عذاب دینا مقصود ہے کہ پس پردہ اتنا بھروسہ کرتے ہیں اسی کے منہ نکلوا دیا کہ بینے تو تمہیں یہ تعلیم نہیں دی۔

۴۹۸ - ھل یستطیع - یہ بھی درخواست کا ایک طریق ہے (ب) اتقوا اللہ ایمانوں کی فکر کرو۔ کیوں تمہیں دنیا کی خواہش ہوئی ہے دنیا کی کثرت اور اسمیں تو غل کا نتیجہ تو کفر ہے (ج) تطمئن قلوبنا یعنے معاش سے بے فکر ہو کر خدا کی عبادت کریں۔ ہر نبی کی امت کو دینی و دنیوی ترقی ہوتی ہے مگر انہوں نے جلدی چاہی وہ بھی صرف دنیا کے لئے۔

چھٹا رکوع

۴۹۹ - سبحٰنک - یعنے میں تو آپ کا رسول ہوں اگر میں اب کہوں تو حضور پر الزام آتا ہے مگر حضور تو قدوس ہیں - پس میں کس طرح کہہ سکتا ہوں۔

۵۰۰ - ولا اعلم ما فی نفسک - حضرت عیسےٰ اپنی امت کی گمراہی سے ایسے بے خبر ہونگے۔ کہ وہ کہینگے اس سوال کا منشاء میں نہیں سمجھا - یہ پوچھتے کیوں ہیں۔

۵۰۱ - مادمت فیھم - مادمت کے مقابل میں توفیتنی فرما کر بتا دیا کہ یہاں توفی بمعنے موت ہے قبض روح بالارسال (نیند) وغیرہ مراد نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین فاروق کا دلچسپ مکالمہ

فاروق - اس احمدی اخبار کا دوسرا نام ہے۔ جو پہلے الحق نام سے دہلی سے نکلتا رہا ہے اور پانچسال الحق کے ذریعہ تبلیغ سلسلہ کر کے خدا کے فضل سے خادم قوم ایڈیٹر الحق کو دارالامان میں آرہنے کا فخر حاصل ہوا جہاں آکر الحق کا فاروق نام رکھا گیا جس کی اب دو سال عمر ہوگی۔

فاروق حسب ارشاد حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالےٰ خلیفہ ثانی جاری کیا گیا تھا مگر بوجوہات چند در چند جنکا مختصر ذکر آگے آئیگا اپنی دو سالہ عمر میں باقاعدہ وقت پر شائع نہ ہونے کی وجہ سے قوم نے اس پر توجہ نہ کی اور اسکی بڑھتی ہوئی اشاعت چھ سو سے گھٹ کر چار سو پر آگئی۔

میرا فرض ایسی حالت میں مجھے اپنے معزز الحکم کی طرح شاید یہ کرنا نامناسب نہ ہوتا کہ میں اسکو ششماہی یا اس سے بھی زیادہ تر زیادہ عرصہ بعد ایک دو دفعہ نکالتا رہتا۔ یا بالکل ہی بند کر دیتا مگر مہینے ایسا کیوں نہ کیا؟ اول اسوجہ سے کہ ایک قومی پرچہ کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر دینا میں گوارا نہ کر سکا۔ دوم اس وجہ سے کہ فاروقی عہد خلافت ثانیہ میں جاری شدہ پرچہ کو بند کر دینا میرے لئے ایک گناہ تھا۔ مبادا میں جوں توں کر کے جس طرح بھی ہو سکا میں فاروق کو نکالتا رہا جو میری ہمت سے نہیں بلکہ محض خدا کے فضل سے ابتک زندہ ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خریداران فاروق میں نے اپنی کمزوری یا کمی استطاعت یا زیادتی مصارف چھپائی دگرانی کاغذ وغیرہ کے باعث دو ایک مرتبہ احباب سے اسکے متعلق مشورہ چاہا تو ایک خط بھی اس مشورہ کا نہیں آیا کہ فاروق کو بند کر دیا جائے یا ماہوار یا پندرہ روزہ کر دیا جائے۔ بلکہ بالاتفاق جملہ خریداران فاروق نے ایک زبان ہو کر مجھے یہ مشورہ دیا کہ اسکی قیمت میں کسی قدر اضافہ ہو جائے مگر نہ تو بند ہی ہو نہ ہفتہ وار سے پندرہ روزہ کیا جائے۔ چنانچہ اس مشورہ پر بعض اصحاب نے عمل بھی کر دکھایا اور سابقہ چندہ سے اضافہ کر کے چندہ عطا فرمایا۔ مگر عام چندہ سالانہ جیسے وہی رکھا۔ جو سال اول تھا جن خاص احباب نے اضافہ فرمایا تھا وہ اضافہ تو سال بھر کے لئے ایکدیہی تھا جو روزانہ گرانی کاغذ کا مقابلہ نہ کر سکا اور فاروق کو پھر ضعف پہنچنے لگا اب مجھے اپنے احباب کو بار بار اس طرف توجہ دلانے اور ترقی خریداران کے لئے اپیل کرنے کی ضرورت آتی ہے مگر غیور احمدی قوم تو خود اسکی بہتری کی طرف توجہ کرے گی مجھے صحیح واقعات پیش کر دینے ضروری تھے ان واقعات کے ہوتے اگر یہ خادم قوم ایڈیٹر فاروق قصوروار ٹھہرایا جائے تو آپ فاروق کی طرف التفات نہ فرماویں اگر میں بے قصور ہوں تو آپ جو مناسب سمجھیں وہ سلوک فاروق کے ساتھ آئندہ کریں۔ میں دلچسپ ذیل کا مکالمہ اظہار واقعات کے لئے درج کرتا ہوں۔

قابل غور مکالمہ یہ مکالمہ ایسے دو شخصوں کے مابین ہے جن میں سے ایک فاروق کا مؤید و موافق اور دوسرا فاروق کا مخالف ہے چنانچہ دونوں کا مکالمہ لفظ موافق اور مخالف سے درج کیا جاتا ہے غور سے ملاحظہ کریں

موافق - آپکے پاس سلسلہ کا کون کون سا اخبار اور رسالہ آتا ہے؟

مخالف - میں تو بفضلہ تعالےٰ دارالامان کے تمام اخبار و رسالہ منگایا کرتا ہوں ریویو۔ نشیمنہ۔ الفضل میرے پاس آتے ہیں۔

موافق کیا فاروق اخبار آپ نہیں خریدتے۔

مخالف - یہی جو آتے ہیں کافی ہیں کہ تک اخبار و رسالے خریدے جائیں نہ تو وقت ہی اتنا ملتا ہے کہ ان سب کو بھی پڑھ سکیں جیسے آتے ہیں۔ بعض اوقات تو ویسے ہی بند کے بند پڑے رہتے ہیں کھولنے کی بھی فرصت نہیں ملتی اور نہ ہی اس سے زیادہ گنجائش ہے کہ فاروق بھی خریدا جائے۔

موافق - جبکہ آپ ان کو پڑھتے ہی نہیں تو پھر ان کو منگاتے اور خریدتے کس لئے ہیں۔

مخالف - محض اولاد کی نیت سے خریدتا ہوں۔ ورنہ اخباری حیثیت کا تو قادیان شریف کا کوئی بھی پرچہ نہیں اگر رسالے پرچے و رسالے بھی قادیان کے خریدے جاویں تب بھی کسی ایسے اخبار کی ضرورت رہتی ہے جس میں عام خبریں جنگ وغیرہ کی اور تازہ تازہ ریویو ٹرکی تاریں روزانہ شائع ہوتی ہوں اسلئے ہمیں ایک روزانہ اخبار انگریزی یا اردو کا خریدنا پڑتا ہے۔ جس کی قیمت بہت بڑھی ہوتی ہے اسی وجہ سے میں فاروق نہیں خریدتا۔

موافق - آپکی تقریر سے یہ معلوم ہوا کہ آپ قادیان شریف کے اخبار تو بنیت اور محض ثواب حاصل کرنے کے لئے منگاتے ہیں اور اخبار بینی کے چسکے کے لئے آپ کو غیر احمدی روزانہ اخبار بڑی بڑی قیمت دیکر خریدنے پڑتے ہیں کیونکہ دارالامان کے اخبارات آپکے پاس بجھا نہیں سکتے۔ اسوجہ سے آپ فاروق نہیں خریدتے جس سے ثابت ہوا کہ آپ کو اپنے سلسلہ کے مضامین اور دینی معلومات اور اشاعت احمدیت کا کوئی شوق نہیں سب سے زیادہ مفید اخبار آپکے لئے وہ ہو سکتا ہے جس میں ریوٹر ایجنسی کی تازہ بتازہ جنگ کے متعلق خبریں ہوں کیونکہ بغیر حالات جنگ معلوم کئے آپ کی نماز قبول نہیں ہو سکتی سو بغیر اخبارات جنگ پڑھ لینے کے آپ گورنمنٹ برطانیہ کے جنگی مشوروں میں شریک نہیں ہو سکتے یا دنیا کے حالات جانے بغیر آپ انتظام عالم نہیں کر سکتے۔

مخالف آپنے جو نتیجہ نکالا ہے یہ غلط ہے موجودہ زمانہ میں ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ واقعات عالم سے واقفیت حاصل کرے اور اس کے لئے لازمی ہے کہ ایسے اخبارات زیر مطالعہ رہیں جنمیں دنیا کی خبریں موجود ہوں سو سلسلہ احمدیہ کے اخبارات میں یہ خبریں برائے نام ہوتی ہیں۔ ان میں صرف مذہبی مضامین حیات و وفات مسیح کے جھگڑے پیغامیوں کے قصے وغیرہ ہی نقل کئے جاتے ہیں جنکو ہم اچھی طرح پہلے ہی سے سمجھے ہوئے ہیں جبھی تو غیر احمدی اخبارات خریدنے پڑتے ہیں۔

موافق دیکھو اسوقت تمام دنیا ایک طرف ہے کہ سب کے سب دین سے غافل اور دنیا میں مشغول ہیں اس لئے خداوند تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا جسکے ماتحت پر سعید روحوں نے یہ اقرار کیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے اور آپنے اپنی تمام عمر اشاعت دین سلسلہ میں صرف کی اور اس اشاعت کے لئے آپنے قریب اسّی کے کتابیں تصنیف فرمائیں رسالہ ریویو تشحیذ الاذہان بدر اخبارات جاری کئے جنکا یہی کام رہا کہ معترضین اسلام و سلسلہ کے جوابات دین تبلیغ کریں لوگوں کو امام وقت کی طرف بلائیں چنانچہ اس مقصد میں یہ رسالے اور اخبار کامیاب ہوئے صدہا آدمی ان کے ذریعہ سے احمدیت میں داخل ہوئے۔ خدا تعالےٰ کے دین کی ترقی ہوئی آخر یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدر و الحکم کے متعلق فرمایا کہ یہ دونوں اخبار ہمارے بازو ہیں۔ مگر خدا کی مصلحت و ارادہ نے جب تک ان کی ضرورت سمجھی ان کو قائم رکھا پھر ایک زمانہ ایسا آیا کہ بدر بھی بند ہو گیا اور الحکم بھی مالی کمزوری کی وجہ سے ابتک بند ہے۔ انکی بجائے خدا نے خلافت ثانیہ کے لئے دو بازو الفضل اور فاروق کے نام سے قائم کر دیئے جنہوں نے نہایت ابتلاء کے زمانہ اور اختلاف کے وقت میں خلافت کے منکرین کو اپنی مقدور بھر کوشش سے نیچا دکھایا اگر یہ اخبارات خدا نے جاری نہ رکھے ہوتے تو کیا پیغام لاہور کی فتنہ انداز یاں ایسے زلزلہ عظیم برپا کر دینے والی نہ ہوتیں۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ اس نے پہلے سے ہی اگر دو بازو دیدیئے کر دیئے تھے جو الحکم اور بدر تھے تو خلافت ثانیہ کے دو بازو الفضل و فاروق بڑھا دیئے تھے لہذا ان اخباروں کی امداد و ترقی اشاعت میں کوشاں ہونا ہر ایک سچے احمدی کا فرض ہے اگر خدانخواستہ ان میں سے ایک بھی اخبار بند ہو گیا تو اسکا گناہ بیشک قوم کے ذمہ ہوگا جس کی عدم توجہی سے کوئی انمیں سے بند ہو گیا۔

مخالف یہ سچ ہے کہ بدر و الحکم نے اشاعت و تبلیغ سلسلہ کا بہت بڑا کام کیا اور ان کے ذریعہ بہت لوگ داخل سلسلہ ہوئے اور یہ بھی درست ہے کہ الفضل و فاروق نے ایک فتنہ عظیم کے وقت جو پیغام پارٹی کی طرف سے اٹھا تھا نمایاں خدمات کر کے قوم کو اصل حقیقت و واقعات سے مطلع کیا اور ہر خامیوں کے ہر ایک اعتراضات کی مکمل و مدلل تردید کی اور اس ابتلا سے کثیر حصہ جماعت کو بچایا لیکن کیا کیا جائے قادیان سے اتنے پرچے نکلتے ہیں کہ جن سب کو خریدنا ہر ایک احمدی کے لئے مشکل ہو گیا ہے خیال کرو کہ ریویو انجمن کا رسالہ ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرما کر اسکی توسیع اشاعت کے لئے قوم کو حکم دیا لیکن اسی وجہ سے کہ سلسلہ کے کثیر پرچے نکلنے لگ گئے ریویو کی اشاعت خاطر خواہ نہ ہو سکی اسکے لئے ہمیشہ اپیل ہوتے رہتے ہیں پہلے صرف الحکم ایک اخبار تھا اسکی معقول اشاعت تھی اور وہ خوب خدمت سلسلہ کی کرتا رہا مگر جب بعد ایک دوسرا اخبار نکل آیا تو الحکم کو گھٹتے گھٹتے آخر بند ہونا پڑا۔ پھر بدر کے علاوہ رسالہ تشحیذ الاذہان نکلا پھر اخبار نور نکلا پھر الحق نکلا پھر الفضل نکلا پھر احمدی خاتون نکلا نتیجہ یہ ہوا کہ اخبار و رسالہ تعداد میں تو بڑھتے گئے مگر اشاعت کے اعتبار سے ہر ایک نیچے گرتا گیا کیونکہ جب صرف ایک ماہوار رسالہ ریویو اور ایک ہفتہ وار اخبار الحکم تھا تو دونوں کے لئے کافی خریدار ہو گئے تھے پھر جب تشحیذ۔ بدر۔ نور الحق نکلنے لگے تو جو خریدار پہلے صرف دو پرچوں ریویو الحکم کے تھے وہ بھی اب چھ جگہ تقسیم ہو گئے جس سے ایک طرف تو ریویو الحکم کی خریداری کم ہو گئی اور دوسری طرف ان جدید چار پرچوں کی اشاعت بھی کافی نہ ہو سکی۔ آخر الحکم کو خود ہی بند کرنا پڑا۔ اور بدر کو ضمانت نے بند کر دیا اور ہر اگر یہ دونوں پرچے بند ہوئے تھے تو ساتھ ہی الفضل و پیغام صلح دو جدید اخبار اور نکل آئے اور خریدار جو گنتی کے لوگ تھے انہو ہی بجائے دو پرچوں کی خریداری کے ان سب پرچوں کو خریدنا پڑا جنہوں نے دو ایک کو بند کر کے دو ایک جدید پرچے خرید لئے۔ اگر پرچوں کی زیادتی کے ساتھ خریداران کی زیادتی بھی ہوتی تو ممکن تھا کہ سب پرچے اچھی حالت میں ہو جاتے مگر پرچے تو زیادہ نکلنے لگے اور خریدار جدید پیدا نہیں ہوئے وہی جنتری خریدار جن کے نام الحکم یا ریویو یا بدر کے جنتریوں میں درج تھے ان جدید پرچوں کے خریدار بنا لئے ایسی حالت میں ضرور تھا کہ ہر ایک پرچے کی حالت روز بروز گھٹتی اور وہ کوئی ترقی نہ کر سکتے بنا بریں وجوہات نہایت مشکلات ہیں کہ ایک ہی شخص ریویو اور الفضل اور تشحیذ اور نور اور فاروق اور احمدی خاتون جملہ چھ پرچے خرید سکے جنکا تقریباً ۲۴ روپیہ سالانہ چندہ ہوتا ہے علاوہ ازیں پیغامی فتنہ سے ایک حصہ جماعت سے نکل گیا جس نے ان رسالوں اخباروں کو چھوڑ کر صرف ایک پیغام صلح کو ہی اپنا اخبار سمجھا یہ بھی ایک حد تک ہمارے اخباروں کے نقصان کا باعث ہوا اب تم ہی بتاؤ کہ کیا کیا جائے؟

موافق بیشک یہ وجوہات کمی اشاعت اخبارات کے معقول ہیں لیکن یہ بھی تو قوم کا فرض ہے کہ اسکے لئے کوئی حل بھی نکالے اور یہ امر ظاہر ہے کہ جو قوم دنیا میں ترقی کرتی ہے اسکے ساتھ ساتھ ہی فنی زمانہ اس قوم کے لٹریچر اور اخبارات کی ترقی بھی قومی ترقی کی دلیل گردانی جاتی ہے اور ہر ایسی قوم کا یہ فرض ہوتا ہے کہ نہایت سوچ سمجھکر وہ راہیں نکالے جس سے اسکی بڑھتی ہوئی ترقی تنزل کا منہ نہ دیکھے اور دوسروں کے لئے ہنسی کا موجب نہ بنے قومی اخبارات کی ترقی قوم کی ترقی کی دلیل سمجھی جاتی ہے اگر کوئی قوم اپنی عدم توجہی سے اپنے قومی پرچوں کی ترقی کا سبب نہیں ہو سکتی اور بے التفاتی سے کوئی قومی پرچہ بند ہو جاتا ہے تو وہ قوم پر الزام آتا ہے اور ایسی قوم زندہ قوم اور ترقی کرنے والی قوم نہیں مانی جاتی اسلئے ہم سب کو ایسی تجویزیں سوچنی چاہئیں جس سے ہمارے اخبارات پستی سے نکلکر اوج ترقی پر جلوہ گر ہو جائیں مشکلات کا مقابلہ زندہ قوم کا فرض ہے اگر مشکلات سے ڈر کر ترقی کی راہوں کو بند کر دیا جائے تو غافل اور سست قوم اور مردہ قوم کہلانے والے ہم ہو جاتے ہیں دیکھو پنجاب میں آریہ قوم ایک جدید جماعت پنڈت دیانند نے بنائی اسکی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے لیکن اسکے اخبارات کو اگر شمار کرو تو بیس سے زیادہ ہونگے اور ہر ایک کے خریدار ہزاروں کی تعداد میں نکلینگے تو کیا احمدی قوم اپنے پانچ چھ اخبار اور رسالوں کی اشاعت ہزاروں تک نہیں کر سکتی ہے کر سکتی ہے اور ضرور کر سکتی ہے مگر توجہ نہیں کرتی۔

مخالف ان مشکلات کا علاج تو یہ تھا کہ سلسلہ کے صرف دو پرچے ہوں باقی سب بند کر دیئے جائیں ایک ریویو ماہوار رسالہ ہے دوسرا الفضل ہفتہ میں دو بار اخبار ہے اور یہ دونوں پرچے قومی پرچے ہوں ریویو کی طرح الفضل بھی صدر انجمن کی طرف سے شائع ہو یا ریویو صدر انجمن کا ہے اور الفضل ترقی اسلام کی طرف سے ہو پھر امید قوی ہے کہ ہر دو کے خریدار کافی ہو جائینگے۔ انہیں میں نور۔ فاروق تشحیذ احمدی خاتون مدغم ہو جائیں۔ اور ان پرچوں کے ایڈیٹر ملازم رکھ لئے جائیں جو اپنے اپنے مذاق کے مطابق مضامین لکھا کریں ایک ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار میں فاروق نور الحکم بدر کا مزا آجائے اور ایک ہی رسالہ میں تشحیذ واحدی خاتون کی جھلک آجائے اس طرح قوم کو بھی آسانی ہوگی اور اشاعت بھی بڑھ جائے گی والا مشکل ہے کہ سب پرچے رہتے ہوئے اشاعت ترقی کرسکے

موافق یہ تجویز تو آپ کی اچھی ہے لیکن اسمیں ایک بڑا بھاری نقص یہ ہے کہ باقی تمام پرچوں کا بند کردینا قوم کے لئے باعث ننگ ہے ماسوا اسکے جس طرح مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بدر والحکم دو بازو تھے اسی طرح خلیفۃ المسیح اورالعزم فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے الفضل و فاروق دو بازو ہیں اور آپکی تجویز شائد اشاعت کی ترقی کا سبب تو ہوسکے لیکن قومی تنزل کی ملزم ضرور ہوگی اسلئے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں اگر مناسب ہو تو اس پر عمل کرنے سے دونوں امر حاصل ہوسکتے ہیں یعنے جملہ مشکلات بھی دور ہوجائینگی اور اشاعۃ بھی سب پرچوں کی بڑھ جائیگی اور کوئی پرچہ بند بھی نہ ہوگا۔

وہ تجویز یہ ہے

ہر ایک خواندہ احمدی بلا استثنا جو اردو پڑھ سکتا ہے وہ ایک ایک پرچہ خریدے اس طرح پر ایک پرچہ ہر شہر یا جماعت میں پہنچ جائیگا مثلاً ایک احمدی ریویو خریدے دوسرا فاروق تیسرا تشحیذ چوتھا نور پانچواں الفضل چھٹا احمدی خاتون اس سے ایک ہی شخص پر سب پرچوں کی خریداری کا بار نہ پڑیگا اور سب پرچے ہر ایک جماعت میں پہنچ جائینگے اور جس جگہ کوئی جماعت یا اتنی تعداد کے خواندہ احمدی نہیں بلکہ صرف ایک دو احمدی ہیں تو وہ اپنی حیثیت کے مطابق تین پرچے مندرجہ بالا پرچوں میں سے خود انتخاب کرکے خرید لیں۔ اگر تمام احمدی قوم اس تجویز پر عمل کرے تو خدا کے فضل سے ہر ایک پرچہ کی اشاعۃ ہزاروں کی تعداد میں ہونگی ہے اور مشکلات بھی دور ہوجائینگی یہ سب مشکلات اسی حالت میں ہیں جبکہ ایک ہی شخص کو دو دو تین تین چار چار سلسلہ کے پرچے خریدنے پڑتے ہیں اور دو سو خواندہ احمدی آسمیں ذرا بھی امداد نہیں کرتے اور بوجھ سب پر ہوا ہوا ہے قومی معاملات پر نظر نہیں رکھتے حالانکہ سب احمدیوں کا قومی فرض ہے کہ اپنے اخباروں اور رسالوں کو قوت کی نظر سے دیکھیں۔ اور انکی زندگی اور قیام کے دل سے خواہاں رہیں اور جہاں جہاں انجمن ہے وہاں انجمن کی طرف سے مقرر کردہ چندہ سے دو پرچے علاوہ ازیں خریدیں جو انجمن کی لائبریری میں محفوظ رہیں اور ہر ایک جگہ کی انجمن اپنی ایک مکمل لائبریری رکھے جسمیں سلسلہ کی تمام کتابیں موجود ہوں۔

مخالف یہ تجویز تو آپکی واقعی ہی مفید اور معقول ہے اگر تمام قوم اس پر عمل کرے تو ممکن نہیں ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں سے بیس ہزار خواندہ احمدی بھی نہ ہوں اگر ہمارے سلسلہ کے پانچ پرچوں الفضل۔ فاروق۔ نور تشحیذ۔ احمدی خاتون کے دو دو ہزار خریدار ہوں تو صرف دس ہزار خواندہ احمدیوں کی ضرورت ہے اور ریویو کے لئے پانچ ہزار کی کل پندرہ ہزار تعلیمیافتہ لکھے پڑھے احمدی کیا احمدی قوم میں نہیں ہیں ہیں اور ضرور ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہیں مگر بے پرواہی احساس نہیں رکھتے یا محرک ان کا کوئی نہیں اگر ہر ایک احمدی دوسرے بھائیوں کے لئے محرک ہو اور اپنی تحریک میں سست وغافل نہ رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ سارے لکھے پڑھے احمدی اپنے قومی پرچوں کی خریداری منظور نہ کریں کیونکہ صرف ایک پرچہ خریدنے کی ہر ایک خواندہ بھائی کو تحریک کرنی ہے جس کو منظور کرنا ایسا آسان ہے اور چھوڑا نہ جائے جبتک کہ منظور نہ کرے لیکن ساتھ ہی ہماری وہ شکایات جو بعض پرچوں کے متعلق ہیں وہ بھی دور ہونی ضروری ہیں اور

وہ شکایات یہ ہیں

(۱) ہمارے پرچوں میں عام خبریں کم ہوتی ہیں اور جو ہوتی ہیں وہ باسی اور پرانی ہوتی ہیں۔

(۲) رسالوں میں مضامین دلچسپ اور اہم ایسے ہونے چاہئیں جو غیر احمدی اور غیر مسلم دنیا کی ہدایت کے لئے ہوں اور ریویو کی شان کے مناسب ہوں۔

(۳) وقت پر نہ نکلنا اخبار و رسالہ کی ترقی اشاعت کے لئے زہر قاتل ہے اور خریداران کی بددلی کا موجب ہوتا ہے جبکہ اخبار وقت پر نہیں ملتا یہ شکایت فاروق کے متعلق بہت زیادہ ہے اسلئے فاروق کی اشاعت دن بدن گرتی جاتی ہے ورنہ فاروق بلحاظ مضامین اپنی اشاعۃ کو بڑھانے کے واسطے خود محرک ہے اگر وہ ٹھیک وقت پر نکلتا رہے۔

موافق الحمد للہ کہ میری تجویز کو پسند فرماکر اس سے اتفاق کیا جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اب اس تحریک کی عملی تدبیر ہر ایک احمدی کے ذمہ ہے اور مجھے امید ہے کہ اس مبارک تجویز سے کسی کو بھی اختلاف نہ ہوگا اسلئے میں اپنے تمام احمدی بھائیوں سے جن کو اس تجویز سے اتفاق ہو دست بستہ التماس کرتا ہوں کہ وہ اسکو اپنی جناد و طاقت سے عملی جامہ پہنا کر قومی ہمدردی کا فرض ادا کریں اور خدا سے اجر پائیں۔ اب اور بھائیوں سے مشکوری حاصل کریں اب آپ کی شکایات کے متعلق مختصراً عرض ہے کہ ہمارے پرچے ایک قومی اور مذہبی پرچے ہیں ان کو دنیاوی پرچوں کے ساتھ ملانا یا ان کو دنیاوی پرچہ بنانا ہمارے اس عہد کے خلاف ہے جو ہمنے حضرت جری اللہ مسیح موعود ع کے دست مبارک پر بدیں الفاظ کیا تھا کہ

دین کو دنیا پر مقدم رکھینگے

پس تمام غیر احمدی پرچوں نے تو دین پر دنیا کو مقدم رکھا ہوا ہے دیکھو ہمدم مسافر صبح۔ پیغام کشمیری میگزین وغیرہ بیسیوں پرچے کہ سب دنیا میں منہمک ہیں غیر مسلم پرچوں کا تو کہنا ہی کیا ہے ان کا مطمح نظر ہی ہوم رول یا دنیا حاصل کرنا ہے ہاں صرف احمدی۔ ہاں ہاں احمدی اخبارات ہی اس عہد کے ذمہ وار ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم کریں لہذا ہمارے پرچے لازماً دینی اور مذہبی ہونے چاہئیں اور الحمد للہ کہ وہ ایسے ہی ہیں ہمارے پرچے خدا کے مقرر کردہ سلسلہ کے مبلغ ہیں وہ صداقت سلسلہ و اسلام کے آرگن ہیں ان کے فائل بازاروں میں ردی کی طرح نہیں بیچا جاتا بلکہ ان کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں جو آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے مفید اور کارآمد صحیح الاعتقاد رہنے اور بننے کا باعث ہونگے پس آپ اس شکایت کو تو دل سے نکال دیں کہ ہمارے پرچوں میں دنیاوی مضامین کم ہوتے ہیں یا نہیں ہوتے۔

رہی دوسری شکایت رسالوں کے متعلق مفید مضامین کی سو الحمد للہ کہ اب دن بدن رسالہ ریویو کے مضامین حضرت قمر الانبیاء و مرزا بشیر احمد صاحب کی شبانہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روز کی محنت شاقہ کا نتیجہ ہیں اور روز افزوں مفید اور قابل دید نکلنے لگے ہیں یہ شکایت اب بالکل دور ہوتی جاتی ہے اسکا بھی فیصلہ ہوگیا۔

رہی تیسری شکایت کہ بعض رسالہ یا اخبار وقت پر نہیں نکلتا خصوصاً فاروق تو ہمیشہ غیر وقت نکلتا ہے اسکے متعلق مینے ذرا آپ سے مفصل عرض کرنا ہے اور وہ یہ کہ اسمیں شک نہیں کہ فاروق اکثر اوقات بعد از وقت نکلتا ہے جس سے خود اسکے ایڈیٹر و ملک کو نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا یہ ایڈیٹر کی اپنی بے پروائی یا سستی سے وہ بے وقت نکلتا ہے یا کچھ اور اسکا باعث ہے سو آپکو یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اسکے ایڈیٹر کا اخبار کے نکالنے میں کوئی قصور نہیں وہ دارالامان میں رہتا ہوا یہ نہیں کرتا کہ اخبار کو شائع نہ کرے بلکہ فاروق کے بے وقت نکلنے کا باعث ایڈیٹر فاروق کا دارالامان سے باہر تبلیغ سلسلہ وغیرہ کے لئے جانا ہے حضرت امیرالمومنین خلیفہ ثانی کے حکم کے تحت اسکو اکثر اوقات قادیان سے باہر سفر کرنا پڑتا ہے جہاں آریہ ملتے ہوتے ہیں یا مباحثات پیش آتے ہیں تو حضور پر نور ایڈیٹر مذکور کو تو راروانگی کا حکم دیتے ہیں وہ بحکم حضرت فضل عمر چلا جاتا ہے اور اخبار وہیں رہتا ہے اسکی اشاعت تو اسقدر نہیں کہ وہ اسکے لئے کوئی فائد عملہ ملازم رکھ سکے جو اسکی عدم موجودگی میں بھی اخبار کو شائع کرتے رہیں اگر ہم لوگ اسکی اشاعت ہزار ڈیڑھ ہزار کر دیتے اور پھر وہ اسکی غیر حاضری میں نہ نکلتا تو بیشک ہم شکایت کا حق رکھتے تھے لیکن جس حال میں کہ اسکی اشاعت چار پانچسو سے کبھی زیادہ نہیں ہوتی تو ایسی حالت میں وہ کیا انتظام کر سکتا ہے کہ اخبار کو اپنی غیر حاضری میں بھی جاری رکھ سکے یہ امر نہایت قابل غور ہے کہ فاروق کے خریداران صرف احمدی احباب ہیں اور وہ فاروق یا سلسلہ کے کسی پرچہ کو اس نیت سے خریدتے ہیں کہ ان کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت اور تبلیغ ہوتی ہے نہ کسی دنیاوی خیال سے یا دنیاوی غرض سے

پس جبکہ ہماری غرض اخباروں و رسالوں کے خریدنے اور ان کی امداد کرنے سے صرف یہی ہے کہ سلسلہ کی تبلیغ وسیع ہوتی جائے تو پھر جو شخص تبلیغ کی خدمت تحریر اور تقریر دونوں طرح سے کرتا ہو وہ زیادہ ہماری امداد کا مستحق ہے اور قابل شکریہ نہ کہ ہم اسکو اس پر ملزم کر کے اسکی شکایت کریں دیکھو اخبار فاروق اگر باوقت نہیں ملتا تو دوسرے وقت پر مل ہی جاتا ہے اور اسکے دیر سے ملنے سے ہماری نیت نہیں بدل جانی چاہئے اگر وہ ان ایام کا پرچہ جن دنوں میں وہ باہر تبلیغ پر جاتا ہے بالکل ہی نہ شائع کرے نہ آگے نہ پیچھے تب بھی ہمیں شکایت نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اگر ہم کو ان دنوں کے پیسے نہ ملیں اور ہمارے چندہ میں سے جو اخبار کاہم دیتے ہیں کچھ پیسے ہمکو اخبار نہ ملنے سے وصول نہ ہوں تو کیا ہمکو اس تبلیغ کا جو ایڈیٹر فاروق باہر جاکر کرتا ہے ثواب نہ ملیگا؟ ضرور ملیگا کیونکہ ہمنے اپنا حق جو چندہ اخبار کا ہمنے دیا تھا چندہ پیچھے نہ لینے سے چھوڑ دیا تھا اسلئے ہمکو تبلیغ کے ثواب میں سے حصہ ملیگا۔ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ ایڈیٹر فاروق کو جب خوش قسمتی سے تبلیغ کی خدمت پر خلیفہ وقت بھیجے وہ انکار کر دیا کرے اسلئے کہ اخبار خریداران کو نہیں پہنچیگا اور وہ شکایت کرینگے میں امید کرتا ہوں کہ کوئی احمدی اس امر کو گوارا نہ کریگا بلکہ ہماری کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ایڈیٹر فاروق کو اس غم سے کہ اخبار کو دیر ہو جائیگی جلدی تبلیغ کے کام کو ختم کر کے قادیان پہنچوں اور جاکر اخبار نکالوں کہیں ایسا نہ ہو کہ خریدار اخبار سے دست بردار ہو جائیں اور یہی کم ہو حامئ نجات دلانے میں پوری ہمت کریں اور اسقدر خریدار ہو جائیں کہ ایڈیٹر کو اپنی غیر حاضری میں فاروق کے وقت پر نہ نکلنے کا غم موجب تشویش فکر نہ ہو فرض کرو کہ ہمنے چار راہ میں جو ایک روپیہ چندہ فاروق کا دیا تھا اسمیں سے ایک آدھ پرچہ ہمکو کم ملا یا نہ ملا تو اسکی قیمت صرف ار یا ۲ ر ہوگی اس ار یا ۲ ر کے عوض میں ہمکو تبلیغ کا گھر بیٹھے کسقدر ثواب ملجائے گا حالانکہ ایسا ہوتا بھی نہیں کہ کوئی پرچہ کم ملے۔ جب ایڈیٹر واپس آتا ہے تو آکر تمام پرچے حساب کر کے پورے شائع کر دیتا ہے پھر ہم کیوں شکایت کریں اور کیوں فاروق کی امداد سے روگرداں ہو کر اسکو بند کر دینے کا موجب بنیں پس ہم سب کو چاہئے کہ فاروق کے لئے خود خریدار بنیں دوسروں کو خریدار بنائیں اور ہزار دو ہزار تک اسکی اشاعت بڑھا دیں تاکہ دو ہمکو ثواب کے مستحق ہو جائیں ایک ثواب بذریعہ فاروق تبلیغ کا دوسرا ثواب بذریعہ ایڈیٹر فاروق زبانی تبلیغ کا تیسرا ثواب قومی پرچہ کی امداد کا مجھے تو یہ معلوم ہوا ہے کہ فاروق کے خریداران میں سے بعض نے چندہ واپس مانگا بعض نے آئندہ اخبار بند کر دینے کو لکھا نہایت افسوس ہوا ہے کہ ایسا کیوں کیا گیا۔

ایڈیٹر۔ میں ذیل میں آپکی تصدیق کے لئے دو کارڈ نقل کر دیتا ہوں جن سے معلوم ہو جائے گا کہ دونوں قسم کے خطوط مجھے ملے ہیں چندہ واپس لینے کے لئے بھی اور اخبار بند کر دینے کے بھی۔

(۱) "آپکا اخبار کبھی وقت پر نہیں آتا اور آتا ہے تو ایک ماہ بعد آتا ہے لہٰذا باقی چندہ بعد وضع واپس فرما دیجئے"

۱۱/۱۱ سید عبدالمجید الحکیم پور

(۲) "مخدومی میر صاحب! فاروق کا سال ختم ہوتا ہے اور میری خریداری بھی اسکے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی امر مجبوری ہے کیونکہ فاروق نے اکثر اعتکاف میں آنا ہوا اور ایسے خریدار کے لئے جس کو فاروق ہی کی زیارت سے کچھ زندگی کی امید ہو لاتقنطوا کا حوالہ لیے موجود ہے"

محب الرحمن ڈلہوال

ایڈیٹر ہاں خدا کے فضل سے ایسے بھی محب ہیں جو قومی خادموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ ان میں سے بھی ایک مخلص کا گرامی نامہ پیش کرتا ہوں۔ جو قابل تقلید ہے

"مخدومی میر صاحب! آج مجھے آپکا پرچہ فاروق ۲۳ اگست کا پڑھنے کا اتفاق ہوا جسمیں آپکا مضمون متعلق معذرت بیقاعدگی اشاعت و کمی خریداران پڑھکر رنج ہوا میں فاروق کا خریدار نہیں رہا اگرچہ سلسلہ حقہ کے دیگر رسائل اردو و انگریزی الفضل کا خریدار ہوں اور بدستور خریدار باقاعدہ رہا ہوں۔

افسوس ہے کہ ہمارے بھائی ایکدوسرے کی مشکلات کا پورا پورا اندازہ اور احساس نہیں کرتے۔ جو بات ان کے نزدیک فاروق کی خوبی اور حسن کی ہونی چاہئے تھی کہ اسکے ایڈیٹر نے دین کو اپنی معیشت کے کام پر مقدم کرتے ہوئے سلسلہ کی خدمت کی اور چاہئے تھا کہ وہ فاروق کی پیش از پیش قدر و امداد کرتے الٹا انہوں نے فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبارک

ضروری اطلاع

بعض احباب کے ذمہ چار ماہ دوان کا چندہ فاروق کا باقی ہے جنکو نومبر کا تیسرا پرچہ وی پی کر کے بھیجنے کے لئے مہینے فاروق میں اطلاع دی تھی اور بعض احباب کو کارڈ بھی علیحدہ لکھدے تھے مگر بوجہ تشریف لیجانے حضرت خلیفۃ المسیح کے دہلی کو خادم قوم ایڈیٹر فاروق کو بھی دہلی جانا پڑا اسلئے وہ پرچہ جو وی پی کر کے بھیجنا تھا بلا وی پی ارسال کر دیا ہے لیکن روپیہ کی ضرورت ہے اور قریباً یکصد ۱۰۰ خریداران کے ذمہ ایک ایک روپیہ چار ماہ کا چندہ بغایت ۱۳ دسمبر ۱۹۱۰ء باقی ہے وہ برائے مہربانی وہمدردی قومی اگر تکلیف کر کے خود بھیجدیں تو بہتر ورنہ اس سے اگلا پرچہ ان کے نام ایک روپیہ ایک آنہ کا وی پی کر کے روانہ کیا جائیگا بدیں خیال وہ واپس نہ فرما دیں وصول کر لیں امید آئندہ سال کے لئے جنوری میں وی پی ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ

(ایڈیٹر فاروق)

کو بیقاعدگی اشاعت کے الزام سے ملزم کیا میں درخواست کرتا ہوں کہ فاروق کی قیمت پیشگی وصول فرما کر میرے نام جاری کر دیں اور جو ۱۵۰ خریداران کے نام کے وی پی واپس کرنے میں غفلت کی زیر باری آپ کے ہوئی ہے اسکا نصف خرچ بھی قیمت اخبار میں شامل کر کے وی پی بھیجدیں۔ (راجہ علی محمد صدر قانونگو شیلیں)

مخالف واقعی فاروق کے ایڈیٹر کا کچھ قصور نہیں اور ضرور قابل شکریہ و امداد ہے میں انشاء اللہ آج سے آپکی تجویز کے مطابق حتی الوسع ہمیشہ کوشش کرتا رہونگا۔ اور فاروق کے متعلق یہ شکایت نہ کرونگا بلکہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ فاروق کی اشاعت اسقدر کرے کہ اسکا ایڈیٹر فارغبال ہو کر سلسلہ کی خدمت قلمی وقدمی کرنے میں لگا رہے اور اس کی غیر حاضری از دارالامان فاروق کی التوار کا موجب نہ ہوا کرے اور خدا کے آگے یہ کوئی بڑی بات نہیں اگر سب دوست ہمت سے کام لیں تو جدید خریدار بہم پہنچانا آسان ہے پھر یہ بھی کتنی عمدہ صورت ہے کہ فاروق کا سالانہ چندہ باقساط ایک ایک روپیہ کر کے دینا پڑتا ہے چار ماہ میں ایک روپیہ ادا کرنا کچھ مشکل نہیں صرف توجہ کی ضرورت ہے اور احساس کی میں آج ہی فاروق کے اجرا کا کارڈ لکھدیتا ہوں کہ میرے نام پورے سال بھر کا وی پی کر کے اخبار جاری کر دیں اور انشاء اللہ اور خریدار بھی دونگا۔ اللہ تعالےٰ ایڈیٹر فاروق کو اس سے زیادہ ہمت اور توفیق اشاعت و تبلیغ سلسلہ کی دے آمین

(راقم ایک جدید خریدار فاروق)

مشروط بشارت

گذشتہ پرچہ میں جو اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت کے متعلق مضمون درج کیا گیا تھا اور اس بشارت کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا تھا کہ اگر پانچسو دوست معہ ایک روپیہ قیمت فی جلد پیشگی کے حساب ۲۵ دسمبر ۱۹۱۷ء کے اخیر تک احباب بھیجدیں تو انشاء اللہ جلد اول جسکی قیمت ایکروپیہ ہوگی۔ شروع جنوری ۱۹۱۸ء سے چھپنے شروع ہو کر جلد ہدیہ ناظرین ہوگی الحمد للہ کہ اس بشارت کو احباب نے لبیک کہنے پر مستعدی دکھائی اور درخواست ہائے معہ ایک ایک روپیہ قیمت پیشگی کے آنی شروع ہو گئی ہیں اگر دوست ہمت کر کے خاص توجہ سے درخواستیں معہ ایک روپیہ پیشگی اس ماہ کے اختتام تک بھیجکر پانسو پوری کو ہیں تو کام شروع سال سے شروع کر دیا جائے دوست جلد اور صرف توجہ کریں محض پانچسو درخواستوں کی پیشگی بجائے ایکروپیہ کی انتظار ہے ہمت اٹھو باندھو کمر ہمت کرو ہوشیار ہو جاؤ۔

خزینہ فضل اکسیر جنین چشمہ حیات
یعنی
تریاقی گولیاں

کیا آپ بیمار بچے چاہتے ہیں ہمنے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے سچی ہمدردی اور ایمانداری کے ساتھ اس نہایت عاقل اور بیدار مغز اور خیر خواہ خلق اللہ حضرت حکیم الامۃ مولنا مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح کا وہ مجرب المجرب نسخہ کمال محنت سے تیار کیا ہے جس سے کئی گمر محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں جو پیارے بچوں سے خالی تھے وہ گھر جو اسقاط حمل کی بیماری یعنے الہڑ پن کی بیماری کا نشانہ بن چکے تھے جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دار البقاء لینی تھی یا جن کے حمل قبل از وقت ضائع ہو جایا کرتے تھے یا مردہ پیدا ہوتے تھے۔ اور والدین کے کلیجے صدمے سہتے سہتے مایوس اور ناامید ہو چکے تھے محض خدا کے فضل سے تریاقی گولیوں کے استعمال سے کئی اشخاص بامراد ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں آپ بھی ناامید نہ ہوں خدا پر بھروسہ رکھو اور تریاقی گولیوں کا استعمال کراؤ اور پیارے بچوں کی میٹھی میٹھی باتیں سنکر خدا کا شکر کرو اور موجد کے لئے دعا فرماویں قیمت بلحاظ محنت اور فوائد کے بہت ہی کم رکھی گئی ہے۔ تاکہ سب فائدہ اٹھائیں قیمت فیتولہ عہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ - تمام امراض چشم یعنی دیدہ جالا۔ پرولی کے لئے بہت مفید ہے قیمت فیتولہ سے رنگین روپیہ

المشتہر

نظام جان و عبدالرحمن گلگانی قادیان

ضلع گورداسپور (پنجاب)

شاہی حکیم اعلیحضرت حکیم الامۃ مولنا مولوی نورالدین صاحب کی مجرب و بیمثل ادویات

حب اکسیر

بدن نحیف۔ آنکھیں زرد چہرہ بے رونق جب ذرا بیٹھکر اٹھے تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا جب ذرا دوڑے تو دم پھول گیا رنگت ایسی زرد گویا مردنی چھائی ہوئی ہے معدے میں فتور غذا نہ تو ہضم ہوتی ہے نہ وقت پر رفع حاجت دائمی قبض کی شکایت ضعف دل ضعف دماغ ضعف جگر گویا تمام اعضائے رئیسہ کمزور جسم میں سستی دکھاتی کسی کام کے کرنے کو دل انہیں چاہتا نہ کوئی کام سرانجام ہوتا ہے حب اکسیر کے چند ہی دنوں کے استعمال سے کمزوری کے مایوس العلاج مریضوں نے جو اپنے آپکو زندہ درگور خیال کئے ہوئے تھے تندرستی اور دوبارہ جوانی کا مزہ دیکھ رہے ہیں قیمت صرف ۱ عہ

طلا اکسیر

جن ہونہار بچوں نے اپنی اٹھتی جوانی تازہ قوت میں اپنی غلط کاری کی وجہ سے اپنے عضو کو خراب کر لیا ہو پٹھوں میں کمزوری کے باعث ٹیڑھا پن پیدا ہو گیا ہو ہمارا ایجاد کردہ طلا کے چند ہفتہ لگانے سے مایوس مریض جو اپنے آپکو زندہ درگور خیال کئے ہوئے تھے اور جنکی زندگیاں برباد ہو رہی تھیں تباہ شدہ پٹھوں کو حیرت انگیز طور پر زندہ کر دیا قیمت صرف ۱ عہ

صحت کا بیمہ

آج ہمارا ملک طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہے اپنے ملک کی یہ قابل رحم حالت دیکھکر کئی دفعہ میرے دل پر ناقابل برداشت چوٹ لگی آخر اس ہمدردی سے مجبور ہو کر میں نے مصمم ارادہ کیا کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے طبی ٹریکٹ کا سلسلہ شروع کیا جائے جس میں کمال وضاحت اور صراحت سے مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے قواعد اور مختلف اقسام کی بیماریوں کی تحقیقات و نسخہ جات درج کئے جائیں جس پر عمل پیرا ہو کر میرے وطنی بھائی مختلف بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ سالانہ چندہ پیشگی عہ نمونہ صرف ۲ کے ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگا

ملنے کا پتہ

مینجر رفیق حیات قادیان (پنجاب)

نمبر ۱ ادویات سلسلہ کا خانہ سے صفت طلب کریں - فہرست کا خانہ سے صفت طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah